٭٭٭ تقریر ٭٭٭

تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَآئِكَةِ (حضرت محمدؐ)

ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں جیسی رکھی گئی ہیں

(تقریر نمبر 13)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ۔ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ۔ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ (الصافات:165-167)

اور (فرشتے کہیں گے کہ) ہم میں سے ہر ایک کے لئے ایک معلوم مقام مقرر ہے۔ اور یقیناً ہم صف در صف ہیں۔ اور یقیناً ہم تسبیح کر رہے ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

معزز سامعین! ماہ ربیع الاوّل کے حوالے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت تقاریر کی صورت میں بیان ہو رہی ہے اور اس سلسلہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جو خصائل اور فضائل بیان فرمائے ہیں اُن پر روزانہ ہی ایک ایک تقریر کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اِس حوالے سے یہ 31ویں تقریر ہے جس کا عنوان یہ ہے کہ آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَآئِكَةِ کہ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں جیسی رکھی گئی ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَآئِكَةِ، وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا، إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ

(مسلم)

کہ ہمیں تمام انسانوں پر تین اعتبار سے فضیلت دی گئی ہے۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں جیسی رکھی گئی ہیں، ساری زمین کو ہمارے لیے مسجد بنا دیا گیا ہے اور پانی نہ ملنے کی صورت میں اس کی مٹی کو ہمارے لیے حصول طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔

ایک روایت یوں ہے کہ

اَقِيْمُوْا الصُّفُوْفَ فَإِنَّمَا تَصُفُّوْنَ بِصُفُوْفِ الْمَلَآئِكَةِ

(صحیح الترغیب والترھیب، سنن ابی داؤد 1/79)

یعنی تم لوگ اپنی صفوں کو درست کرو، کیونکہ تم کو فرشتوں جیسی صف بندی کرنی ہے

اس حدیث میں اس امت کے مقام و مرتبے اور بعض امتیازی خصوصیات کی بنا پر باقی امتوں پر اس کی فضیلت کا بیان ہے اور آپؐ نے تمام انسانوں پر تین اعتبار سے فضیلت بیان فرمائی ہے یعنی اِن میں سے ایک یہ بیان فرمائی کہ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی مانند رکھی گئیں۔ وہ اس طرح کہ نماز میں ہم ایسے کھڑے ہوتے ہیں، جیسے فرشتے اپنے رب کے حضور کھڑے ہوتے ہیں، بایں طور کہ وہ پہلے اگلی صف کو پورا کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد والی صفوں کو اور صف میں باہم جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ بعض کتبِ حدیث میں اس کی تصریح یہ آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم اس طرح سے صفیں نہیں باندھو گے، جیسے فرشتے اپنے رب کے

حضور صف بستہ ہوتے ہیں؟۔ ہم نے پوچھا: یارسول اللہ! فرشتے اپنے رب کے حضور کیسے صف بستہ ہوتے ہیں؟۔ آپؐ نے فرمایا: پہلے وہ پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صف میں باہم مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ سابقہ امتیں ایسے نہیں کرتی تھیں، بلکہ وہ لوگ جیسے بھی ہوتے، نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے۔

سامعین! اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں 12 جگہوں پر مختلف انداز میں صف بندی کی اہمیت و برکات اور فوائد کا ذکر کیا ہے۔ اِن میں سے تین مقامات پر فرشتوں کی معیاری صف بندی کا ذکر ہوا ہے۔ اِن میں سے ایک کی تلاوت خاکسار تقریر کے آغاز کر آیا ہوں اور باقی دو جگہوں پر فرشتوں کی صف بندی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر فرمایا ہے جیسے سورۃ النبا آیت 39 اور سورۃ الفجر آیت 23۔ اِسی لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی کہ نمازوں میں اپنی صف بندی فرشتوں جیسی کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت میں صف بندی کرنے کو اقامتِ صلوۃ قرار دیا ہے جیسے فرمایا:

سَوُّوْا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ

(صحیح البخاری کتاب الاذان)

کہ صفیں درست کرو بے شک صفوں کی درستی اقامتِ صلوۃ میں سے ہے۔

جبکہ ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

سَوُّوْا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ)

کہ صفیں درست کرو بے شک صف کی درستی کا تعلق نماز کی تکمیل سے ہے۔

ایک اَور مقام پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِن حُسْنِ الصَّلَاةِ

(صحیح البخاری کتاب الاذان)

کہ نماز میں صف قائم کرو بے شک صف کا قائم کرنا نماز کے حسن میں سے ہے۔

نیز فرمایا:

أحسنوا إقامة الصفوف في الصلاة

کہ نماز میں صفوں کی درستگی اچھے طریقے سے کرو۔

(مسند احمد 2/485)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کھڑی ہونے سے قبل پہلے صفیں درست کرتے، پھر نماز شروع کرتے تھے۔ اگر صف میں نقص ہو تا تو آپؐ اصلاح فرماتے اور صفیں نیزے یا تیر کی طرح سیدھی ہو جاتیں۔ ایک دفعہ آپؐ نے ایک آدمی کا سینہ آگے بڑھا ہوا دیکھا تو فرمایا: اپنی صفوں کو درست کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں (یا فرمایا دلوں) کے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔

(ابن ماجہ کتاب اقامہ الصلوۃ)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک صفوں میں گھس جاتے۔ آپؐ ہمارے سینوں اور کندھوں کو چھوتے اور کہتے، اختلاف نہ کرو تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور کہا کرتے تھے۔ بے شک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب تسوية الصفوف)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت کے مطابق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صفوں کو قائم کرو اور کندھوں اور بازوؤں کو برابر کرو اور شگاف بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لئے خالی جگہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف کو ملائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے ملائے گا اور جو صف کو کاٹے گا اللہ تعالیٰ اُسے (اپنی رحمت سے) کاٹے گا۔ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب تسوية الصفوف)

ایک جگہ فرمایا۔

موم کی طرح نرم ہو جاؤ یعنی اگر کوئی معمولی خالی جگہ پر داخل ہونا چاہے تو ہاتھوں کو نرم کرو اور اُس کے لئے جگہ بناؤ۔

سامعین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"صفوں کو اچھی طرح سے ملاؤ، تاکہ تمہارے درمیان سے چھوٹے جانور نہ گزر سکیں۔" آپ سے پوچھا گیا کہ یہ چھوٹے جانور کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: "یہ چھوٹے سیاہ بکری کے بچے ہیں جو یمن میں پائے جاتے ہیں۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ 1/351)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

صفوں کو درست کیا کرو، کیونکہ شیطان ان میں بکری یا بکری کے بچوں کی طرح داخل ہو جاتا ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 9/275 حدیث 9376)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی اقامت ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رخِ انور ہماری طرف کرتے ہوئے فرمایا: "تم اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور مل کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔"

(صحیح بخاری 1/100 حدیث: 719)

حضرت لقمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

(صحیح مسلم 4/157)

یعنی تم لوگ اپنی صفیں سیدھی اور برابر کر لو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان پھوٹ ڈال دے گا۔

امام نووی شرح صحیح مسلم نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان بغض و عناد اور دلوں میں پھوٹ ڈال دے گا۔

چونکہ نماز ایک اجتماعی عبادت ہے جس میں نظم و ضبط کی تشکیل ضروری تھی، اس لیے اسلام نے نمازوں کو اقامت صلاۃ کے ساتھ اقامت صف کی پابندی کا حکم دیا۔ لیکن آج جو مسمانوں میں انتشار پایا جاتا ہے اُس کی تصویر کشی علامہ اقبال نے یوں کی ہے:

مسلمانوں میں خوف باقی نہیں ہے
محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے

صفیں سیدھی رکھنے کا ایک اُصول حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا کہ

حَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ

(سنن النسائی 1/276)

کہ گردنوں کو برابر کرو

اور یہ بھی فرمایا۔

حَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ

(مسند احمد)

یعنی اپنے مونڈھوں کو برابر کرو۔

گویا کہ صفیں پاؤں ملانے سے یا کاندھوں کو ملانے سے سیدھی کی جاسکتی ہیں۔

صف بندی باعث دخول جنت ہے اور سبب رفع درجات ہے، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو خالی جگہ پُر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کا رتبہ بڑھائے گا اور اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

(صحیح الترغیب والترھیب502)

نماز باجماعت بھی نظم وضبط اور اجتماعیت کا ایسا سبق ہے۔ جس طرح تسبیح کے دانے ترتیب اور ایک صف میں رہ کر مضبوطی کا باعث بنتے ہیں اِسی طرح مسلمان ایک صف میں ساتھ ساتھ اکٹھے کھڑے ہو کر نہ صرف ایک دوسرے کے تقویت کا باعث بنیں گے بلکہ دشمن کے مقابل پر قوت کا اظہار کر سکیں گے۔ اور کہہ سکیں گے کہ ہم ایک ہیں، ہم ایک اللہ کے بندے ہیں اور خدائے واحد ہی کی عبادت کرتے ہیں۔ اور جسدِ واحد کا احساس دلائیں گے۔

نماز میں صفوں کو مکمل کرنا، انہیں سیدھا کرنا، ان کے درمیان خالی جگہوں کو پُر کرنا اور صفوں میں مل کر کھڑے ہونا ضروری ہے۔

نماز میں صف بندی کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ لگانے کے لئے قرآن میں صف بندی کے حوالے سے دیگر مقامات میں بیان تعلیم کا بھی جائزہ لینا ہوگا۔ سورۃ الصافات میں اللہ تعالیٰ نے صف بندی کرنے والوں کی عظمت ومحبوبیت کی قسم کھائی اور فرمایا ہے۔ قسم ہے صف باندھ کر کھڑنے ہونے والوں کی۔ اگر اِس قسم کو "فرشتوں کی صف بندی" پر محمول کریں تو فرشتوں کی صف بندی کی عظمت مزید بڑھ جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالی نے نظامِ کائنات سورج، چاند، زمین اور دیگر سیاروں کی ترتیب اور صف بندی کا ذکر کیا ہے۔ پرندوں کے جُھنڈ کا صف بندی میں سفر کرنا کیسا سہانا لگتا ہے۔ جنگوں میں صف بندی کا ذکر سورہ الصّف آیت 5 میں ملتا ہے اور سب سے بڑھ کر مؤمنوں کا صف بَصف خدا کے حضور پیش کا ذکر بھی سورہ الکہف آیت 49 اور سورۃ طٰہٰ آیت 65 میں ہوا ہے۔ کائنات کے اِسی نظام کو دیکھ کر فرشتوں نے صف بندی اور ترتیب کا سبق لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اِس سے سبق سیکھنے کی تلقین فرمائی۔

نماز کے دوران صف بندی کو درست کرنا اور صفوں کو برابر کرنا ایک اہم سنت ہے، جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بہت تاکید کی ہے۔ صفوں کو سیدھا کرنا، ان میں خلا کو پُر کرنا، کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملا کر کھڑا ہونا واجب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف احادیث میں واضح طور پر حکم دیا کہ صفوں کو درست کیا جائے اور خبردار کیا کہ اگر صفیں درست نہ کی گئیں تو اللہ تعالیٰ دلوں میں اختلاف ڈال دے گا۔ صحابہ کرام اس سنت پر سختی سے عمل پیرا تھے، یہاں تک کہ نماز کا آغاز اس وقت تک نہیں ہوتا تھا جب تک صفیں مکمل اور سیدھی نہ ہو جاتیں کیونکہ صف بندی نہ صرف نظم وضبط کو ظاہر کرتی ہے بلکہ اتحاد اور ہم آہنگی کو بھی فروغ دیتی ہے نیز امام سے نکلنے والا نور بآسانی ایک سے دوسرے میں سرایت کر تا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس حدیث کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔"

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 281-282)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"نماز باجماعت جب کھڑی ہوتی ہے تو آداب میں سے ایک بنیادی چیز صفوں کو سیدھا رکھنا ہے اور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی اہمیت دی ہے کیونکہ اس سے ایک وحدت کی شکل پیدا ہوتی ہے تو صفیں سیدھی کرنے کی بڑی اہمیت ہے۔ آپس کے تعلقات کے لئے بھی اور ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کے لئے بھی کیونکہ جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ نماز کے آداب میں سے صفوں کو سیدھا رکھنا انتہائی ضروری چیز ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا بڑا اہتمام فرماتے تھے۔"

صف بندی مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہے اور باہمی محبت اور ہم آہنگی کو فروغ دیتی ہے۔ صف بندی سے اجتماعی کاموں میں کامیابی حاصل ہوتی ہے، کیونکہ اس سے کام کرنے والوں میں اتحاد اور یکجہتی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں باجماعت نماز میں صف بندی کا اہتمام کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(بتعاون: زاہد محمود)

✡✡✡✡